گوشہ فقہاء

حضرت سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ مولانا عبدالسلام صدیقی مجددی

آپ کے اسلاف مشہد (ایران) سے ہند تشریف لائے، سید خلیل شاہ رحمۃ اللہ علیہ (آپ کے پردادا) پہلے شخص ہیں جن کا نام تاریخ کے صفحات پر جلوہ گر ہوا، آپ ہی مشہد سے بلگرام اور وہاں سے فرخ آباد آئے، کچھ عرصہ کے بعد فرخ آباد کو خیر باد کر کے ریاست الور میں قیام پذیر ہوئے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، جس کی وجہ سے آپ حسنی حسینی رضوی سید ہیں۔

مولانا سید محمد دیدار علی شاہ مشہدی رضوی نقشبندی قادری محدث الوری قدس سرہ ۱۲۷۳ھ بمطابق ۱۸۵۶ء پیر کے دن ریاست الور میں اپنے عم بزرگوار سید "نثار علی" شاہ کی دعا سے پیدا ہوئے، حضرت نے آپ کی والدہ محترمہ کو پہلے ہی بشارت دی تھی کہ تیرے گھر ایک بیٹا پیدا ہوگا جو دین اسلام کا چراغ ہوگا، اس کا نام "دیدار علی" رکھنا۔

حضرت سید صاحب نے ابتدائی تعلیم الور، میں حاصل کی پھر دہلی کا رخ کیا اور مولانا کرامت اللہ خان صاحب سے درس نظامی کا کچھ حصہ پڑھا۔ مولانا عبدالعلی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ارشاد حسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی زانوئے تلمذ طے کیا، اس زمانہ میں سہارن پور میں مولانا احمد علی محدث سہارن پوری تدریس حدیث میں یگانہ روزگار مانے جاتے تھے، ان کے پاس آپ نے دورہ حدیث پڑھا، ان دنوں آپ کے ہم سبق مولانا وصی احمد محدث سورتی اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی تھے، یہ وہ لوگ ہیں جو آسمان علم و شہرت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے، دورہ حدیث سے فارغ ہو کر معقولات کا بڑا دقت نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ حضرت مولانا احمد علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپ کو درج ذیل مشائخ طریقت اور شیوخ حدیث سے سلاسل طریقت اور فقہ و حدیث و تفسیر میں اجازت حاصل تھی۔

۔ حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ دو سال تک ان کی تربیت میں رہے اور ان سے سلاسل طریقت کی اجازت اور خلعت خلافت حاصل ہوئی۔

۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ کے فرمان کے مطابق آپ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ میں آپ سے بیعت ہوئے اور سند حدیث حاصل فرمائی جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک صرف ایک واسطہ سے پہنچتی ہے۔ آپ کو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے مولانا شمس الدین احمد میاں کے

درس حدیث میں ساتھی ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔ان سے بھی تمام اعمال واذکار سلاسل اولیاء میں اجازت اور خلافت حاصل کی۔

۔حضرت مولانا عبدالغنی بہاری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے چالیس اکابر علمائے کرام سے فقہ وحدیث میں اجازت حاصل تھی ان سے بھی سند حاصل کی۔

۔امام فن قراءت حضرت قاری عبدالرحمٰن پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔ان سے بھی قرآن مجید، حدیث اور فقہ کی اجازت سے مشرف ہوئے۔

سید صاحب جب علم سے فارغ ہوئے تو آپ اپنے استاد مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق ''ارشاد العلوم رام پور،، میں مدرس اول مقرر ہوئے چند برس کے بعد ۱۹۰۶ء میں بمبئی روانہ ہوئے وہاں ایک سال پورا کرنے کے بعد ۱۹۰۷ء میں وطن مالوف ''الور،، میں تشریف لائے اور مسجد ''دائرہ،، میں ''قوت الاسلام،، کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا یہ مدرسہ آپ کی علمی زندگی کا سنگ اولین قرار دیا جاتا ہے جو آپ نے دینی علوم وفنون کی اشاعت کے لیے قائم کیا۔''مسجد دائرہ،، میں درس قرآن کا آغاز فرمایا، درس کی خصوصیت یہ تھی کہ سننے والے پابند شریعت ہوگئے، سینکڑوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کرلی، حتی کہ ہندو بھی آپ کے درس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، مسجد کے باہر کھڑے ہوکر درس قرآن سنتے تھے، الور کا ہندو راجہ بڑا متعصب تھا اس نے حضرت کا درس بند کرانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرنا شروع کیے، مگر آپ استقامت کے ساتھ اپنا کام کرتے رہے۔

حضرت سید صاحب ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لاہور تشریف لائے، اس دور میں پنجاب کی شہرہ آفاق واحد دینی درس گاہ،، دارالعلوم نعمانیہ،، میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے، مدرسہ میں درس حدیث شریف دیتے اور لاہور اور اس کے مضافات میں تبلیغی جلسوں میں خطاب فرماتے تھے، آپ کا وعظ بہت مقبول اور مؤثر تھا جس اجتماع میں آپ کا اعلان ہوتا خلق خدا کثیر تعداد میں آپ کی زیارت اور وعظ سننے کے لیے جمع ہوجاتی۔

۱۹۱۶ء میں لاہور سے آگرہ تشریف لے گئے، اور رمضان ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۶ء جامع مسجد اکبر آباد آگرہ کے مفتی وخطیب مقرر ہوئے، اور ۱۹۱۹ تک آگرہ میں آپ کا قیام رہا۔

۱۳۳۸ء مطابق ۱۹۲۰ میں آپ حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضۂ رسول ﷺ کے لیے روانہ ہوئے اور حج سے واپسی پر ۱۹۲۰ میں آپ مستقل سکونت کے ارادہ سے لاہور تشریف لائے اور جامع مسجد وزیر خان کے خطیب مقرر ہوئے، خطابت کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔

۱۳۴۲ھ بمطابق ۱۹۲۴ء میں آپ نے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند قائم کی اور دارالعلوم حزب

الاحناف کی بنیاد رکھی، جہاں سینکڑوں علماء وفضلاء اور مدرسین پیدا ہوئے، آج شاید ہی پاکستان کا کوئی شہر یا قصبہ ایسا ہوگا جہاں حزب الاحناف کے فارغ التحصیل علماء دینی خدمات سرانجام نہ دے رہے ہوں۔
حضرت کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں، بے باکی اور حق گوئی آپ کی طبیعت ثانیہ تھی، مخالفین کے طوفان آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ دے سکے، دنیا کی کوئی طاقت آپ کو مرغوب نہ کرسکی، علم وفضل کے تو گویا سمندر تھے، کسی مسئلہ پر گفتگو کرتے تو گھنٹوں بیان جاری رہتا، سورہ فاتحہ شریف کا درس شروع کیا تو ایک سال تک صرف سورۂ فاتحہ شریف کا درس جاری رہا۔ آپ کے خلوص، ایثار، زہد وتقوی، سادگی اور اخلاق عالیہ کے مخالف وموافق سب معترف تھے، عوام وخواص سے انکساری سے ملتے، علمائے مشائخ اہل سنت کی عزت وتکریم کرتے دینی طلباء پر شفقت فرماتے، بحث سے اجتناب کرتے، مناظروں کی حوصلہ شکنی کرتے، گالیوں کے جواب میں خاموش رہتے، اپنی ضروریات کی اشیاء خود بازار سے خرید لاتے، جہاں خلاف شرع بات دیکھتے نرمی سے نصیحت کرتے، دوکانداروں کو مسائل شریعت سے آگاہ فرماتے۔ لباس سادہ، کپڑے کی ٹوپی، تکمے والا کرتا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ، دیسی ساخت کا جوتا، استعمال کرتے تھے۔
سید صاحب کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں جن میں سے ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادیوں نے بڑی عمر پائی ہے ﴿۱﴾ سید احمد ابوالبرکات قادری رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم حزب الاحناف کا انتظام وانصرام آپ کے ذمہ ہی تھا جسے آپ نے بڑی خوبصورت انداز سے نبھایا ﴿۲﴾ علامہ ابوالحسنات سید محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد وزیر خان کے خطیب اور جمعیت علمائے پاکستان کے صدر رہے، آپ تحریک پاکستان، جہاد کشمیر اور ختم نبوت کی مہم کے سچے جانباز سپہ سالار تھے۔
۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ بمطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آپ نے وصال فرمایا جب کہ آپ نماز عصر کے لیے نیت باندھ چکے تھے، اندرون دہلی دروازہ دارالعلوم حزب الاحناف میں آپ کی آخری آرامگاہ ہے۔
ہندو پاک میں آپ کی انتھک تدریسی کاوشوں کی بدولت بے شمار تلامذہ نے آپ سے علوم دینیہ کی تعلیم پائی، آپ کے صاحبزدگان کے علاوہ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں۔
۱۔مولانا ارشاد علی الوری ۲۔مولانا محمد رمضان بلوچستانی ۳۔مولانا رکن الدین نقشبندی ۴۔مولانا غلام محی الدین کاغانی ۵۔مولانا محمد اسلم جلال آبادی ۶۔مولانا محمد رمضان لسبیلہ، سندھ ۷۔مولانا عبدالحق ولایتی ۸۔مولانا شفیق الرحمان پشاور ۹۔مولانا سید فضل شاہ ۱۰۔مولانا محمد مہر الدین ۱۱۔مولانا ابوالخیر نوراللہ نعیمی ۱۲۔مولانا عبدالعزیز۔ بورے والا ۱۳۔مولانا عبدالقیوم ہزاروی
آپ نے محققانہ تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے۔